بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوۃ، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ________ قریشی آرٹ پریس

کتابت ________ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ________ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ________ مارچ ۲۰۰۴ء

۲- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عیسیٰؑ ابن مریم کے پاس دو حرف تھے انہی دونوں سے وہ اعجاز دکھلاتے تھے اور موسیٰ کو صرف ۴ حرف دیئے گئے اور ابراہیم کو آٹھ اور نوح کو پندرہ، آدم کو پچیس اور حضرت محمد مصطفیٰ کے لئے خدا نے یہ سب جمع کر دیئے، خدا کے اسم اعظم میں ۷۳ حرف ہیں ان میں سے آنحضورؐ کو ۷۲ دیئے گئے اور ایک حرف پوشیدہ رکھا گیا۔

٣ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ صَاحِبِ الْعَسْكَرِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اسْمُ اللهِ الْأَعْظَمُ ثَلَاثَةٌ وَ سَبْعُونَ حَرْفاً، كَانَ عِنْدَ آصَفَ حَرْفٌ فَتَكَلَّمَ بِهِ فَانْخَرَقَتْ لَهُ الْأَرْضُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَبَأ فَتَنَاوَلَ عَرْشَ بِلْقِيسَ حَتَّى صَيَّرَهُ إِلَى سُلَيْمَانَ، ثُمَّ انْبَسَطَتِ الْأَرْضُ فِي أَقَلِّ مِنْ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَ عِنْدَنَا مِنْهُ اثْنَانِ وَسَبْعُونَ حَرْفاً وَ حَرْفٌ عِنْدَ اللهِ، مُسْتَأْثِرٌ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ.

۳- امام حسن عسکری علیہ السلام کے پدر بزرگوار امام علی نقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسم اعظم کے ۷۳ حروف ہیں ان میں سے آصف کے پاس صرف ایک حرف تھا جس سے انھوں نے کلام کیا، زمین ان کے اور شہر صبا کے درمیان سمٹی اور انھوں نے تخت کو اٹھا لیا۔ پھر وہ طرفۃ العین میں سمٹ گئی اور ہمارے پاس ۷۲ حروف ہیں اللہ کے پاس وہ ایک حرف ہے جس سے وہ عالم غیب ہے۔

چھتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام انبیاء علیہم السلام اللہ کی آیات میں سے ہیں

٥(بَابُ) ٣٦

مَا عِنْدَ الْأَئِمَّةِ مِنْ آيَاتِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَنِيعِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ مُجَاشِعٍ، عَنْ مُعَلًّى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَيْضِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كَانَتْ عَصَا مُوسَى لِآدَمَ عليه السلام فَصَارَتْ إِلَى شُعَيْبٍ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ وَإِنَّهَا لَعِنْدَنَا وَإِنَّ عَهْدِي بِهَا آنِفاً وَهِيَ خَضْرَاءُ كَهَيْئَتِهَا حِينَ انْتُزِعَتْ مِنْ شَجَرَتِهَا وَإِنَّهَا لَتَنْطِقُ إِذَا اسْتُنْطِقَتْ، أُعِدَّتْ لِقَائِمِنَا عليه السلام يَصْنَعُ بِهَا مَا كَانَ يَصْنَعُ مُوسَى وَ إِنَّهَا لَتَرُوعُ وَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ[1] وَ تَصْنَعُ مَا تُؤْمَرُ بِهِ، إِنَّهَا حَيْثُ

أَقْبَلَتْ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ، يُفْتَحُ لَهَا شُعْبَتَانِ (۲) إِحْدَيْهُمَا فِي الْأَرْضِ وَالْأُخْرَى فِي السَّقْفِ وَبَيْنَهُمَا أَرْبَعُونَ ذِرَاعاً تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ بِلِسَانِهَا .

۱۔ ابو جعفرؑ سے مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا عصائے موسیٰؑ پہلے آدم کو ملا تھا پھر شعیب کو ملا، پھران سے موسیٰ کو ملا اور وہ ہمارے پاس ہے اور اس عصا سے ہمارا تعلق اس وقت سے ہے جب وہ ہرا تھا اور اپنی اصل صورت اپنے درخت سے جدا ہوا تھا اور وہ بولتا ہے جب اسے بلایا جاتا ہے اور یہ ہمارے قائمؑ کے لئے مہیا کیا گیا ہے وہ وہی کام اس سے لے گا جو موسیٰ نے دکھایا تھا وہ ملہم ہوگا بہ الہام الٰہی اور نگل جائے گا ان کے فریب کے اسباب کو اور جو اسے حکم دیا جائے گا وہ وہی کرے گا وہ جب آئے گا تو ہڑپ کر جائے گا ان چیزوں کو جن سے لوگ دھوکہ دینے والے ہوں گے اس کے دو ہونٹ ہوں گے ایک زمین پر ہوگا دوسرا چھت پر اور ان کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور اپنی زبان سے نگل جائے گا اسباب فریب کو۔

۲ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَلْوَاحُ مُوسَى عليه السلام عِنْدَنَا وَ عَصَا مُوسَى عِنْدَنَا وَنَحْنُ وَرَثَةُ النَّبِيِّينَ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ الواح موسیٰ ہمارے پاس ہیں عصائے موسیٰ ہمارے پاس ہے اور ہم انبیاء کے وارث ہیں۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّ الْقَائِمَ إِذَا قَامَ بِمَكَّةَ وَ أَرَادَ أَنْ يَتَوَجَّهَ إِلَى الْكُوفَةِ نَادَى مُنَادِيهِ : أَلَا لَا يَحْمِلُ أَحَدٌ مِنْكُمْ طَعَاماً وَلَا شَرَاباً وَ يَحْمِلُ حَجَرَ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ وَهُوَ وِقْرُ بَعِيرٍ ، فَلَا يَنْزِلُ مَنْزِلاً إِلَّا انْبَعَثَ عَيْنٌ مِنْهُ ، فَمَنْ كَانَ جَائِعاً شَبِعَ وَمَنْ كَانَ ظَامِئاً رَوِيَ ، فَهُوَ زَادُهُمْ حَتَّى يَنْزِلُوا النَّجَفَ مِنْ ظَهْرِ الْكُوفَةِ .

۳۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ قائم آل محمدؐ جب مکہ میں ظہور فرمائیں گے اور کوفہ جانے کا ارادہ کریں گے تو ایک منادی ندا دے گا تم میں سے کوئی کھانا اور پانی ساتھ نہ لے۔ حضرت موسیٰ والا پتھر اٹھالیں گے جن کا وزن ایک اونٹ کے بار کے برابر ہوگا پس جب آپ منزل پر اتریں گے وہاں چشمہ پھوٹ نکلے گا جو کوئی بھوکا ہوگا اس سے سیر ہوگا اور جو پیاسا ہوگا وہ سیراب ہوگا یہی ان کے لئے زاد راہ ہوگا جب تک وہ پشت کوفہ سے نجف میں داخل ہوں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَسَدِيِّ، (۱)

عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : خَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ذَاتَ لَيْلَةٍ بَعْدَ عَتَمَةٍ وَيَقُولُ هَمْهَمَةً هَمْهَمَةً وَ لَيْلَةً مُظْلِمَةً خَرَجَ عَلَيْكُمُ الْإِمَامُ عَلَيْهِ قَمِيصُ آدَمَ وَ فِي يَدِهِ خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَ عَصَا مُوسَى عليهم السلام .

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک رات امیر المومنین علیہ السلام کچھ رات گئے یہ فرماتے ہوئے گھر سے نکلے کہ جو کچھ میں کہتا ہوں یہ ایک خفیہ راز ہے تاریک رات میں تمہارا امام کس طرح نکلا ہے کہ وہ قمیص آدم پہنے ہوئے ہے اس کے ہاتھ میں خاتم سلیمان اور عصائے موسیٰ ہے۔

توضیح: حضرت کا مطلب یہ تھا کہ مجھے خدا کے فضل سے اپنے دشمن پر قابو پانے کی پوری قدرت حاصل ہے بہت آسانی سے میں ان کو زیر کر سکتا ہوں مگر مصلحتِ دین مجھے اجازت نہیں دیتی۔

۵ ـ مُحَمَّدٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجِ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَتَدْرِي مَا كَانَ قَمِيصُ يُوسُفَ عليه السلام ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا ، قَالَ : إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام لَمَّا اُوقِدَتْ لَهُ النَّارُ أَتَاهُ جَبْرَئِيلُ عليه السلام بِثَوْبٍ مِنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ فَأَلْبَسَهُ إِيَّاهُ ، فَلَمْ يَضُرَّهُ مَعَهُ حَرٌّ وَلَا بَرْدٌ فَلَمَّا حَضَرَ إِبْرَاهِيمَ الْمَوْتُ جَعَلَهُ فِي تَمِيمَةٍ وَ عَلَّقَهُ عَلَى إِسْحَاقَ وَ عَلَّقَهُ إِسْحَاقُ عَلَى يَعْقُوبَ ، فَلَمَّا وُلِدَ يُوسُفُ عليه السلام عَلَّقَهُ عَلَيْهِ فَكَانَ فِي عَضُدِهِ حَتَّى كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ ، فَلَمَّا أَخْرَجَهُ يُوسُفُ بِمِصْرَ مِنَ التَّمِيمَةِ وَجَدَ يَعْقُوبُ رِيحَهُ وَهُوَ قَوْلُهُ: «إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ» فَهُوَ ذَلِكَ الْقَمِيصُ الَّذِي أَنْزَلَهُ اللهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَإِلَى مَنْ صَارَ ذَلِكَ الْقَمِيصُ قَالَ : إِلَى أَهْلِهِ ، ثُمَّ قَالَ : كُلُّ نَبِيٍّ وَرِثَ عِلْماً أَوْ غَيْرَهُ فَقَدِ انْتَهَى إِلَى آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم . يوسف ۱۲/۹۴

۵۔ مفضل بن عمر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، کیا تم جانتے ہو کہ قمیص یوسفؑ کیا تھی؟ میں نے کہا نہیں، فرمایا ابراہیم علیہ السلام کے لئے جب آگ روشن کی گئی تو جبرئیل جنت کا کپڑا لائے وہ اس کو پہنایا جس کی وجہ سے آگ کی گرمی نے ان کو نقصان نہ پہنچایا۔ جب ابراہیم رحلت فرمانے لگے تو انھوں نے اس کا تعویذ بنا کر اسحاق کے گلے میں ڈالا اور اسحاق نے یعقوب کو دیا اور جب یوسف پیدا ہوئے تو ان کے بازو پر باندھا گیا اس کے بعد جو واقعہ پیش آیا وہ آیا جب یوسفؑ مصر میں اس تعویذ کو نکالتے تھے تو حضرت یعقوبؑ اس کی خوشبو محسوس کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں یوسفؑ کی بو سونگھ رہا ہوں اگر تم مجھے سٹھیایا نہ سمجھو یہ وہی قمیص تھی جو جنت سے آئی تھی میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں وہ قمیص پھر

کہاں گئی۔ فرمایا ان کے خاندان میں رہی پھر فرمایا ہر نبی علم وغیرہ کا وارث ہوا اس کی انتہا آل محمد علیہم السلام پر ہوئی۔

سینتیسواں باب

رسول اللہ صلعم کے ہتھیار اور سامان سے آئمہ علیہم السلام کے پاس کیا کیا تھا

(بَابُ) ۳۷

مَا عِنْدَ الْأَئِمَّةِ مِنْ سِلَاحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَتَاعِهِ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ السَّمَّانِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ ؑ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ مِنَ الزَّيْدِيَّةِ فَقَالَا لَهُ: أَفِيكُمْ إِمَامٌ مُفْتَرَضُ الطَّاعَةِ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَا قَالَ: فَقَالَا لَهُ: قَدْ أَخْبَرَنَا عَنْكَ الثِّقَاتُ أَنَّكَ تُفْتِي وَتُقِرُّ وَتَقُولُ بِهِ وَنُسَمِّيهِمْ لَكَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَهُمْ أَصْحَابُ وَرَعٍ وَتَشْمِيرٍ وَهُمْ مِمَّنْ لَا يَكْذِبُ فَغَضِبَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ ؑ فَقَالَ: مَا أَمَرْتُهُمْ بِهٰذَا، فَلَمَّا رَأَيَا الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ خَرَجَا، فَقَالَ لِي: أَتَعْرِفُ هٰذَيْنِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ هُمَا مِنْ أَهْلِ سُوقِنَا وَهُمَا مِنَ الزَّيْدِيَّةِ وَهُمَا يَزْعُمَانِ أَنَّ سَيْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ، فَقَالَ: كَذَبَا لَعَنَهُمَا اللّٰهُ وَاللّٰهِ مَا رَآهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ بِعَيْنَيْهِ وَلَا بِوَاحِدَةٍ مِنْ عَيْنَيْهِ وَلَا رَآهُ أَبُوهُ، اَللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَآهُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَإِنْ كَانَا صَادِقَيْنِ فَمَا عَلَامَةٌ فِي مَقْبِضِهِ؟ وَمَا أَثَرٌ فِي مَوْضِعِ مَضْرِبِهِ؟ وَإِنَّ عِنْدِي لَسَيْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّ عِنْدِي لَرَايَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَدِرْعَهُ وَلَامَتَهُ وَمِغْفَرَهُ، فَإِنْ كَانَا صَادِقَيْنِ فَمَا عَلَامَةٌ فِي دِرْعِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّ عِنْدِي لَرَايَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْمِغْلَبَةَ وَإِنَّ عِنْدِي أَلْوَاحَ مُوسَى وَعَصَاهُ وَإِنَّ عِنْدِي لَخَاتَمَ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ وَإِنَّ عِنْدِي الطَّسْتَ الَّذِي كَانَ مُوسَى يُقَرِّبُ بِهِ الْقُرْبَانَ وَإِنَّ عِنْدِي الْإِسْمَ الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا وَضَعَهُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ لَمْ يَصِلْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ نُشَّابَةٌ وَإِنَّ عِنْدِي لَمِثْلَ الَّذِي جَاءَتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ، وَمَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا كَمَثَلِ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي أَيِّ أَهْلِ بَيْتٍ وُجِدَ التَّابُوتُ عَلَى أَبْوَابِهِمْ أُوتُوا النُّبُوَّةَ وَمَنْ صَارَ إِلَيْهِ السِّلَاحُ مِنَّا أُوتِيَ الْإِمَامَةَ وَلَقَدْ لَبِسَ أَبِي دِرْعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَخَطَّتْ